65928 ـ كيا كسى بيمار شخص كى جانب سے رات كو ماه رمضان ميں رات كو روزه ركھا جا سكتا ہے ؟

سوال

اگر ميرے خاندان كا كوئى شخص بيمار ہو تو كيا ميرى اور اس كى جانب سے چوبيس گھنٹے كا روزه (سحرى كھائے بغير) ركھنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

جو مريض روزه نہيں ركھ سكتا اس كى دو حالتيں ہيں:

يا تو وه مريض عارضى بيمارى ميں مبتلا ہے: ايسا مريض روزه نہ ركھے ليكن بيمارى سے شفاحاصل ہونے كے بعد اسے قضاء ميں روزے ركھنا ہونگے.

يا پھر وه مريض دائمى بيمارى كا شكار ہو: ايسا مريض روزه نہ ركھے اور ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا كھلائيگا.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (37761) كے جواب كا مطالعہ كريں.

دوم:

روزه صرف دن كے وقت طلوع فجر سے ليكر غروب آفتاب تك ہوتا ہے، رات روزے كا وقت نہيں.

الله سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

تمہارے ليے رمضان كى راتوں ميں اپنى بيويوں سے صحبت كرنا حلال كر ديا گيا ہے، وه تمہارے ليے لباس ہيں اور تم ان كے ليے لباس ہو، الله تعالى نے جان ليا ہے كہ تم اپنے نفسوں كى خيانت كرتے ہو، چنانچہ اس نے تمہارى طرف توجہ كرتے ہوئے تمہيں معاف كر ديا، لہذا تم اب ان سے مباشرت كرو اور جو كچھ الله نے لكھ ديا ہے اسے تلاش كرو، اور رات كے سياه دھاگے سے فجر كا سفيد دھاگہ ظاہر ہونے تك كھاتے پيتے رہو، پھر تم رات تك روزه

پورا کرو البقرۃ (187).

اس آیت کریمہ میں روزے کا وقت - جو کہ دن - اور روزہ کھولنے کا وقت - جو کہ رات ہے - بیان ہوا ہے، چنانچہ کسی بھی حالت میں رات کو روزے کے وقت قرار دینا صحیح نہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے وصال سے منع فرمایا ہے.

دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (1962) صحیح مسلم حدیث نمبر (1102).

وصال یہ ہے کہ رات کو روزہ افطار نہ کیا جائے بلکہ رات اور دن مسلسل روزہ ہی رہے.

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" باب ہے وصال کے متعلق، اور اس قول کے متعلق کے رات میں روزہ نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

پھر رات تك روزہ مکمل کرو .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر رحمت و شفقت کرتے ہوئے انہیں اس سے منع فرمایا ہے "

سوم:

بدنی عبادات میں اصل یہی ہے کہ وہ اپنی جانب سے ادا کرے، اس میں کسی کی طرف سے نیابتا داخل نہیں ہو سکتی، چنانچہ جائز نہیں کہ کسی شخص کی جانب سے کوئی دوسرا شخص نماز ادا کرے، اور نہ ہی روزہ رکھے اس پر علماء کرام کا اجماع ہے.

بلکہ نیابتا تو حج اور عمرہ ہو سکتا ہے، لیکن وہ بھی ایسے شخص کی جانب سے جو اپنی زندگی میں اس سے عاجز ہو، جیسا کہ صحیح اور صریح نصوص میں بیان ہوا ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہی نماز تو اس میں علماء کرام کا اجماع ہے کہ کوئی شخص بھی کسی دوسرے کی جانب سے نہ تو فرضی اور نہ ہی سنت اور نفلی نماز ادا کر سکتا ہے، نہ کسی زندہ شخص کی جانب سے، اور نہ ہی کسی فوت شدہ کی جانب سے، اور اسی طرح کسی زندہ کی جانب سے بھی اس کی زندگی میں روزہ رکھنا کفائت نہیں کریگا، اس میں اجماع ہے، کوئی اختلاف نہیں.

لیکن جو شخص فوت ہو چکا ہو اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس میں علماء کرام کا دور قدیم اور جدید سے اختلاف پایا جاتا ہے " انتہی.

دیکھیں: الاستذکار (3 / 340).

خلاصہ:

روزہ دن کو ہوگا نہ کہ رات میں، اور رات کا روزہ رکھنا صحیح نہیں.

اور کسی کے لیے بھی دوسرے مریض شخص کی جانب سے روزہ رکھنا جائز نہیں، چاہے وہ مریض شفایابی سے ناامید ہی ہو، بلکہ شفایابی سے ناامید مریض ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دے.

واللہ اعلم .